درسِ حجاب

مُصنّفہٴ

ادیبِ اعظم، مؤلّف مہذب اللغات

(اُردو انسائیکلوپیڈیا)

حضرت مہذّب لکھنوی

ناشر

سید حسین میرزا مقرب

لکھنوی

پتہ:- منصور نگر، نیا محل، لکھنؤ

قیمت دو آنہ

رباعیات

پردے کے مخالف ہیں زمانے والے
نسواں کو ہیں بازاروں میں لانے

کیوں رو دیں گے بے پردگیٔ زینبؑ پر
اسلام میں جب پردے کے اٹھانے

دل خلق کا مسرور کیا جاتا ہے
تفریح سے غم دور کیا جاتا

او شوق سے پردے کے اٹھانے والے
فطرت کو بھی مجبور کیا جا

اغیار میں اور تجھ میں پہچان نہیں
ایمان کا دعویٰ ہے پر ایمان

اسلام کی روح ہے بقائے پردہ
گر تو ہے مخالف تو مسلمان نہ

منظور جو تھا ربِ علیٰ کو پردہ
بندوں کو دیا حکم سدا ہو پر

محبوب سے کیں راز کی باتیں سرِ عرش
پردہ ہی رہا پھر بھی اٹھا گو پ

دولت سے حیائے شیخ اور شاب گئی
اسلام میں جو چیز تھی نایاب گ

دیکھی نسواں نے جا کے بازار کی شکل
موتی سچے رہے مگر آب گ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱)

[illegible]لق میں دور انقلاب کا — بدلا ہوائے وقت نے رُخ شیخ و شاب کا

[illegible] نظر انتخاب کا — اک آن میں اُلٹ گیا پردہ حجاب کا

دل کو ہوس میں سیر کی کس طرح کل پڑے

موتی صدف کو توڑ کے باہر نکل پڑے

(۲)

[illegible] پردے تا کے دریا لیے ہوئے — سر میں کمالِ حسن کا سودا لیے ہوئے

[illegible] پردے جو نہاں تھی وہ دنیا لیے ہوئے — اپنی چمک میں طور کا جلوہ لیے ہوئے

جو یاد تھے سبق وہ فراموش ہوگئے

جن کو نظر یہ ناز تھا بیہوش ہوگئے

۳

شہرت ہوئی جو حسن کی شہر و دیار میں — بازار میں کھڑے ہوئے لوگ

کیا کیجئے کہ دل نہ ہو جب اختیار میں — دیکھی چمک جو برق کی فصل

جوہر شناس برسر بازار بن گئے

قیمت میں جان دے کے خریدار بن گئے

۴

سوہانِ روح ہے ہمیں دنیا کا انقلاب — ہے آفتاب ذرہ تو ذرہ ہے

ہیرے کے ساتھ ہوتا ہے شیشے کا انتخاب — اٹھے ہم جو ہاں سے وہ اٹھ گ

پردے کی رسم اٹھانے کو چہرے سے ہٹ گئیں

ایسی ہوا چلی کہ نقابیں الٹ گئیں

۵

کہنہ رسوم باعث آزار ہو گئے — جتنے خدا کے حکم تھے بیکا

طائر خیال وقت کے پردار ہو گئے — یعنی ہوا پہ اڑنے کو تیار

چین آیا بلبلوں کو نشیمن کو چھوڑ کے

بازار میں گل آ گئے گلشن کو چھوڑ کے

۶

... وہ لحاظ، وہ صورت نہیں رہی — غیرت کا نام رہ گیا غیرت نہیں رہی

... مکاں سے اُلفت نہیں رہی — گلشن سے باغباں کو محبت نہیں رہی

پائی جو انقلاب کی زد روزگار میں

چھوڑا چمن کو آمدِ فصلِ بہار میں

۷

... ہے فرق جہاں کے نظام میں — جوہر ہے نہ پھنس کے خزانوں کے دام میں

... شی ہو جوہر کے نام میں — گھر سے گئے نکل کے جو بازارِ عام میں

اتنا تو جوہری کی نظر کام کر گئی

موتی پلٹ کے آئے مگر آب اُتر گئی

۸

... دیں ہر مرض میں نہ ماہر کارگر — حکیم طبیب تھا رہو اپنے مقام پر

... بری ہوا تو پڑے گا بُرا اثر — نکلے مریض گھر سے جونہی لگ گئی نظر

لالے پڑے غریبوں کو مفت اپنی جان کے

یہ سب ہوا حکیم کا کہنا نہ مان کے

٩

حکیم طبیب تھا کہ نہ کھانا غذائے روح — گلزار کی ہوا ہے مخالف برائے روح

اس شوق میں کہ لطف چمن کے اٹھائے روح — چھوڑا مکان کو پئے نشو و نمائے روح

موسم بہار کا مرض دل بڑھا گیا

کھائی ہوا دماغ میں سودا سما گیا

١٠

فطرت پکارتی ہے جواہر چھپائیے — جس کی نظر نظر ہو اسی کو دکھائیے

ہو رہزنوں کا خوف تو پہرا بٹھائیے — پوشیدہ کرکے بر سر بازار لائیے

دولت یہ وہ ہے چھپ کے نہ پھر آئے گی نظر

گر غیر دیکھ لے گا تو لگ جائے گی نظر

١١

یہ سب تو شاعری تھی سنیں اب صاف صاف — حق بات کہہ رہا ہوں نہ ہو طبع کے خلاف

عورت ہو ایک راز ہو جس کا انکشاف — پردے کے ساتھ شرم بھی اٹھی خطا معاف

اندھیر تو یہ ہے کہ سراپا بدل گئیں

گھر سے سیاہ اوڑھ کے برقع نکل گئیں

(۱۲)

چہرے پہ ہو نقاب مگر ہے برائے نام — جس طرح آئے ہلکے گہن میں مہ تمام
اپنوں میں خاص ہوتا ہے پردے کا اہتمام — غیروں میں کھول دیتی ہیں منھ دے کے یہ پیام

ارمان سب نکل گئے دل شاد ہو گئے
لو دیکھ لو ہمیں کہ ہم آزاد ہو گئے

(۱۳)

سب اُٹھ گئے یہاں سے پرانے خیال کے — ملتے ہیں ہر طرف کو مرقعے جمال کے
پردے میں آہ کے چہرۂ تاباں نکال کے — کرتی ہیں باتیں آنکھوں میں آنکھوں کو ڈال کے

ہے انقلاب دور حیا کا گزر گیا
جو باعث حیات تھا پانی وہ مر گیا

(۱۴)

آرائشوں کے ہوتے ہیں ساماں نئے نئے — اٹھتے ہیں بحر حسن میں طوفاں نئے نئے
کیونکر نہ ہوں لباس کے عنواں نئے نئے — دامن نئے نئے ہیں گریباں نئے نئے

دیوانہ کر دیا دل بے اختیار نے
اکدم سے ہوش اُڑا دیے فصل بہار نے

(۱۵)

جاتے ہیں ساتھ لے کے جو شوہر ہیں غیور — اتنا بھی لحاظ ہے ہنستے ہیں دور دور
کچھ دن میں یہ خیال بھی مٹ جائے گا ضرور — اس انقلاب خاص میں مردوں کا ہے قصور

اہل شعور ہنستے ہیں رسم حجاب پر
بے پردگی اب آگئی پورے شباب پر

(۱۶)

پہلا سا وہ لحاظ کہاں وہ حیا کہاں — جاتی ہیں ساتھ جاتے ہیں شوہر جہاں جہاں
دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے یہ سماں — غیروں سے بڑھ کے ہاتھ ملاتی ہیں بیبیاں

اک دن یہی اڑے گی خبر ساتھ سے گئیں!
عزت بھی جن کے ہاتھ وہی ہاتھ سے گئیں!

(۱۷)

ڈر عورتوں کے دل سے گیا ہو گیا ستم — گھر میں ہے ایک ایک ہے بازار میں قدم
سب نذر سیر ہو گئے تھے جسقدر بھی غم — تفریح کا جو شوق تھا فطری ہوا نہ کم

تھا اختیار گاہ یہاں گہ وہاں گئیں
شوہر کو یہ خبر بھی نہیں ہو کہاں گئیں

۱۸

اس دور میں ہیں شوہروں کی بیبیاں کفیل — جو عیب جانتے ہیں اسے ہیں بہت قلیل
اس فیصلے پہ اہلِ جہاں کیوں نہ ہوں ذلیل — مردوں کی جا پہ ہو گئی ہیں عورتیں وکیل

جاری جہان میں جو یہ قانون ہو گیا
فطرت پکاری حسرتوں کا خون ہو گیا

۱۹

تہذیبِ مغربی کا ہو آیا ہوا شباب — کچھ دن میں ہی نکلنے کو مغرب سے آفتاب
تعلیم کا کچھ اتنا نتیجہ ہوا خراب — مرضی سے اپنی کرتی ہیں شوہر کا انتخاب

دنیائے انقلاب میں اس درجہ بڑھ گئیں
غیرت تو پیچھے رہ گئی یہ آگے بڑھ گئیں

۲۰

چھوڑا گھر اس لیے کہ چمن کی فضا ملے — دل باغ باغ ہو جو گلِ مدعا ملے
صحت رہے حیات جہاں کا مزا ملے — نکلیں اسی غرض سے کہ تازہ ہوا ملے

بے پردگی کے جتنے بھی اغراض بڑھ گئے
اُتنے تمام خلق میں امراض بڑھ گئے

۲۱

کہنے کی بات ہے کہ شرافت نہیں رہی   گھر کاٹنے لگا کہ محبت نہیں رہی
بازار میں پہونچ گئیں غیرت نہیں رہی   منہ نے کہا یہ کھل کے وہ صورت نہیں رہی

جو بیبیاں غیور تھیں غیرت سے کٹ گئیں
ہے سامنے کی بات نقابیں الٹ گئیں

۲۲

بے پردگی اب اتنی ہے پردا تھا جسقدر   محفوظ اس وبا سے اگر ہیں تو چند گھر
کہتا ہے دل کہ حشر آنے کا ہے خطر   ہے خاص انقلاب نظر کیجئے جدھر

جو نیک نام شہر تھا بد نام ہو گیا
اللہ لکھنؤ کا یہ انجام ہو گیا

۲۳

ہوں لکھنوی تو میں نے لیا لکھنؤ کا نام   سچ پوچھئے تو خلق میں ہے یہ وبائے عام
عزت کو کر چکا ہے ہر اک دور سے سلام   آئے گا حشر لے کے بدلتا ہوا نظام

تھا جس کا خوف وقت بہر طور آ گیا
چکر میں ساری خلق ہے وہ دور آ گیا

۲۴

مردوں کا فرض ہے کہ وہ روکیں یہ شر و مد
خاموشیوں کی ہوتی ہے دنیا میں کوئی حد

بد قسمتی سے دیکھ لیا سب نے روزِ بد
پیدا ہو ٹوکنے سے اگر عورتوں کو کد

مانیں نہ حکم رشتۂ الفت کو توڑ دیں
چھوڑیں اگر وہ گھر کو تو یہ اُن کو چھوڑ دیں

۲۵

اسلام مٹ رہا ہے صدا جلد آئیے
اے حافظانِ دینِ پیمبر بچائیے

تبلیغ کی طرف قدم اپنا اُٹھائیے
حکمِ رسول حکمِ الٰہی بتائیے

دنیا کا پاس بہرِ شریعت نہ کیجئے
یہ دین کا ہے کام مروت نہ کیجئے

۲۶

اعلان کیجئے کہ ہے بے پردگی حرام
انجام جلد دیجئے جو آپ کا ہے کام

حکمِ خدا کا آپ کو واجب ہے احترام
اے واعظینِ دینِ رسولِ فلک مقام

شرعِ نبیؐ کا رازِ نہاں کھولتے نہیں
منہ کھل گئے اور آپ زباں کھولتے نہیں

٢٧

گہری نظر سے رنگ بدلنا تو دیکھئے — بے باکیوں سے گھر سے نکلنا تو دیکھئے

بالیدگی کے ساتھ ٹہلنا تو دیکھئے — حشر آرہا ہو ناز سے چلنا تو دیکھئے

تعلیم جلد دین کے آئین کیجئے

مردہ سمجھ کے آپ انھیں تلقین کیجئے

٢٨

حق کے مقابلے میں ہو باطل سے کیوں خطر — بس خیر اسی میں ہو کہ نہ باقی رہے یہ شر

کافی پہونچ چکا ہے اب اسلام کو ضرر — کچھ دن اسی طرح رہے خاموش آپ اگر

اک آگ سی لگے گی زمین آسمان میں

باقی ہیں جو ٹھہر نہ سکیں گی مکان میں

٢٩

جس وقت بھی رسولؐ کے منبر پہ جائیے — بے خوف جو بھی حکم نبیؐ ہے سنائیے

دل میں کوئی خیال نہ دنیا کا لائیے — پردے جہالتوں کے جہاں سے اٹھائیے

ہے جسقدر بھی آپ کا امکان ٹوکئے

پردے کی ہے یہ بات بالاعلان ٹوکئے

۳۰

بے پردگی کا دین پیمبر پہ ہے اثر
دُنیا میں جب کسی کا نہیں عالموں کو ڈر
اعلان سے کہیں کہ ہے اسلام کا ضرر
ہم سے سُنیں صحیح یہ دیتے ہیں ہم خبر
کثرت اب اسقدر ہے کہ گھبراتی ہے نظر
رستے میں اک نہ ایک پہ پڑ جاتی ہے نظر

۳۱

محتاط وقتوں میں ہیں کس راستے سے جائیں
موڑیں نظر کدھر سے کدھر کو نظر اُٹھائیں
ہر سمت سے سیاہ چلی آتی ہیں گھٹائیں
تیروں کا مینہ برستا ہو دل کس طرح بچائیں
القصہ سب کو مورد الزام کر دیا
بے پردگی نے قوم کو بدنام کر دیا

۳۲

سب مل کے مجلسوں میں کریں ذکر صبح و شام
بے پردگی حرام ہے بے پردگی حرام
ممکن یہ ہو کہ لے کے اثر سارے خاص و عام
ناموس سے کہیں کہ غضب کا ہے یہ مقام
بے پردگیٔ زینبِ مضطر کا واسطہ
بیٹھو گھروں میں آلِ پیمبر کا واسطہ

۳۳

ہر سمت آ رہا ہے نظر حشر کا سماں | گردش میں ہے زمین تو چکر میں آسماں
بے پردگی کی رنگ پہ آئی ہے داستاں | کر رحم ہم غریبوں پہ خلّاق دو جہاں

ہر دم یہی صدائے دلِ حق نیوش ہے
پروردگار خلق کا تو پردہ پوش ہے

۳۴

دنیا سے اُٹھ چکا حق و باطل کا امتیاز | خوف خدا سے دور ہیں ہے دولتوں پہ ناز
اسلام والے بھول گئے حکم کارساز | اعلان کر رہا ہے مُحبّ اللّٰہ بصد نیاز

رُخ نظم کا نہیں ہے ہر انسان کی طرف
روئے سخن فقط ہے مسلمان کی طرف

مہذّب اللّغات

یہ اردو زبان کا مکمل لغت (انسائیکلوپیڈیا) ہے جسے صدر انجمن محافظ اردو، ادیب اعظم حضرت مہذب مدظلہ العالی نے ۲۰ سال کی شبانہ روز کی محنت میں تیار کیا ہے جس کی سولہ (۱۶) جلدیں ہیں۔ ہر جلد ہزار صفحات کی ہے۔ چنانچہ الف مقصورہ و ممدودہ کے ہزار صفحات باقاعدہ مسلسل شائع ہو رہے ہیں۔ چار (۴) قسطیں سو سو صفحات کی خوشنما ٹائیٹل، چکنا کاغذ، نفیس کتابت و پاکیزہ طباعت کے ساتھ منظر عام پر آ چکی ہیں، پانچویں قسط زیر طبع ہے جو انشاء اللہ ماہ فروری میں شائع ہو جائے گی۔ یہ پانچوں قسطیں الف مقصورہ کی ہیں۔ تمام لغات جملہ محاورات و امثلہ مع شواہد مع فرق تذکیر و تانیث جمع کیے گئے ہیں۔ زبان کا سب سے بڑا لغت ہے۔ ہر قسط کی قیمت دو روپے ہے۔ سائز ۱۸×۲۲/۴ سہ کالمہ ہے۔ جو حضرات دس قسطوں کی پیشگی عـ۲۰ـہ مرحمت فرماتے ہیں ان کے اسمائے گرامی رجسٹر ممبران خصوصی میں درج کیے جاتے ہیں خرچہ ڈاک بذمہ دفتر رہتا ہے۔ جو حضرات ماہانہ قسط طلب فرماتے ہیں ان کو ۲/۱۲ کا وی۔ پی روانہ کیا جاتا ہے ان کا نام ممبران عمومی میں درج کیا جاتا ہے، جلد طلب فرمائیے پھر ایسا نادر الوجود لغت نہ مل سکے گا۔ پتہ:- **محافظ اردو بکڈپو منصور نگر، نیا محل لکھنؤ**

خدمت ادب۔ اس لغت کے شائع ہونے کے قبل حضرت مہذب مدظلہ نے ۲۲ تالیفات و تصنیفات شائع فرما چکے ہیں جن کی فہرست ملاحظہ ہو۔ یہ اساتذہ کا غیر مطبوعہ کلام ہے جو مراثی اور غزلیات پر مشتمل ہے۔ جلد طلب فرمائیے ورنہ بکڈپو میں کتابیں نہ رہنے کے بعد عدم تعمیل کی شرمندگی منیجر کو اٹھانا پڑے گی ــــ فہرست ملاحظہ ہو۔